اجتماعی قبول اسلام کے بارے میں شائع کیا ہے جس میں مضمون نگار نے اس واقعے کا بہت عمدہ اور صحیح تجزیہ کیا ہے، وہ لوگ اب نئے مذہب میں آکر کیا محسوس کرتے ہیں، انھوں نے مذہب تبدیل کرکے کیا پایا اور ان کا یہ اقدام کیسا رہا اس پر اس نے نہایت معتدل اور درست اظہار رائے کیا ہے، اس نے اس بات پر حیرت ظاہر کی ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر نے اپنے ساتھیوں کو لے کر اسلام کے بجائے بدھ مت کیوں اختیار کیا۔؟ حالانکہ اس سے انھیں کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوا، صرف بدھ ہریجن ہو گئے اور ان کے ساتھ اعلیٰ ذات والوں کا برتاؤ بدستور پہلا سا ہی رہا۔

شنکراچاریہ صاحبان نے اس واقعے سے بے چین ہو کر اعلیٰ ذات والے ہندوؤں کو جو مشورے دیے ہیں کہ وہ ہریجنوں کے ساتھ رواداری، نرمی اور مہربانی کا سلوک کریں اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے مضمون نگار نے بہت صحیح لکھا ہے کہ " اب یہ کوشش بعد از وقت ہے، یہ لوگ اصطبل کے پھاٹک اس وقت بند کرنے چلے ہیں جبکہ گھوڑے وہاں سے باہر نکل چکے ہیں" وہ لکھتا ہے کہ "ہریجنوں نے اس وقت یہ فیصلہ کرکے درحقیقت نہایت دور اندیشی اور عقل و بصیرت کا ثبوت دیا ہے"

مضمون نگار نے مستقبل کے ایک اندیشے کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ " ہو سکتا ہے ایک پشت یا دو پشت تک لوگ انھیں نو مسلم ہریجن کہتے رہیں لیکن ایک ہی دو نسل کے بعد رفتہ رفتہ وہ دیگر مسلمانوں کے شانہ بشانہ اور مساویانہ مقام حاصل کر لیں گے " وہ دیکھتا ہے۔ " عرصہ ہوا کیرالا کے ایک ہریجن مصلح لیڈر نے ہریجنوں کو اسلام قبول کر لینے کا مشورہ دیا تھا مگر ہریجن اس وقت تعلیمی پسماندگی کا شکار تھے، وہ اس مشورے کی اہمیت نہ سمجھ سکے تھے مگر آج ان میں اپنا مستقبل خود اپنی مرضی کے مطابق تعمیر کرنے کی صلاحیت پیدا ہو چکی ہے اور ان کے درد کا درماں اب ان کے سامنے آچکا ہے۔

ان حالات میں ہم مسلمان خود اپنا بھی جائزہ لے لیں، کیا ہم اس قابل ہیں کہ کوئی ہمارے درمیان آکر خوشی محسوس کرے ؟ کیا یہ لوگ جو اپنا مذہب چھوڑ چھوڑ کر اسلام میں آرہے ہیں، کیا ان کو ہمارے اخلاق کی خوبی، ہمارے کردار کی بلندی، ہماری شرافت و دیانت، ہماری انسان دوستی اور ہمارے اوصاف و کمالات نے اسلام کی طرف کھینچا ہے ۔؟ کیا ہمیں دیکھ کر کوئی اسلام کی تصویر سمجھ سکتا ہے؟ افسوس کہ ایسا نہیں ہے، ہماری عادات و اطوار میں بہت کچھ اثرات اس گندے معاشرے کے شامل ہو گئے ہیں جس کو انھوں نے چھوڑ کر اسلام میں پناہ لی ہے، قرون اولیٰ کے مسلمان احساس چھوت چھات سے بالکل ناآشنا تھے مگر آج ہندوستان کے مسلمانوں میں یہ چیز بھی اچھی خاصی آگئی ہے، خدا نہ کرے کہ ہمارے ان نئے بھائیوں کو ہمارا معاشرہ دیکھ کر مایوسی ہو۔ (باقی صفحہ ۷۶ پر)